ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۷ ماہ احسان ۱۳۲۴ھش | ۱۶ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۷ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۴۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ ماہ احسان۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ ½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی عام طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل کے جلاب کا اثر جا رہا ہے۔ مگر گرمی کی وجہ سے کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت بفضل خدا بہتر ہے فالحمد للہ

مکرم ماسٹر خیر الدین صاحب معاون ناظر تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔ گھٹیالیاں اور داتہ زید کا کے دورہ سے واپس آ گئے ہیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیانگڑھی اور گیانی عباد اللہ صاحب اٹھوال ضلع گورداسپور سے واپس آ گئے ہیں۔

کل بعد نماز عشاء مسجد فضل میں ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی شریف احمد صاحب۔ مولوی محمد ابراہیم ...

مسلمانوں کے مختلف فرقے

(از ایڈیٹر)

اخبار "آریہ گزٹ" ۲۴ جون نے "مسلمانوں کے ۳۰۰ فرقے" کے عنوان سے ایک فہرست شائع کی ہے۔ جس میں مختلف فرقوں کے نام پیش کئے ہیں۔ اور نتیجہ اس سے یہ نکالا ہے۔ کہ

"مسلمانوں کی طرف سے ہندوؤں پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہندو بری طرح ذات پات کے دائروں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں بلاشک ہندوؤں میں ذات پات کا بھید بھاؤ ہے۔ لیکن یہ بھید بھاؤ اسلام میں کچھ کم گھناؤنا نہیں۔ مگر ہندوؤں کو اس معاملہ میں بدنام کیا گیا ہے۔ اور اسلام کی یہ چھوت چھات مشتہر نہیں کی جا رہی"

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں میں بھی مختلف فرقے پائے جاتے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ ان کی تعداد "آریہ گزٹ" کی پیشکردہ فہرست سے بھی بہت زیادہ ہو۔ لیکن اس سے یہ استدلال کسی صورت میں بھی درست نہیں۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی طرح ذات پات کے دائروں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور یہ اسلام میں چھوت چھات کا ثبوت ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کی ان فرقہ آرائیوں کی وجہ نہ تو ذات پات ہے۔ اور نہ چھوت چھات۔ بلکہ مذہبی عقائد میں خود پیدا کردہ اختلافات ان کا باعث ہیں۔ اس وجہ سے فرقہ آرائیوں کی بناء پر مسلمانوں کو تو زیر الزام لایا جا سکتا ہے اور انہیں قصور وار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وجہ سے اسلام پر کوئی حرف نہیں آ سکتا کیونکہ اسلام نے نہ تو فرقوں کی اجازت دی ہے۔ اور نہ ان کو جائز رکھا ہے۔

اس کے مقابلہ میں ہندوؤں میں جو ذات پات کے دائرے اور چھوت چھات کی تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ ہندو دھرم کے احکام کی تعمیل میں ہے۔ اس وجہ سے ان کی ذمہ واری ہندو دھرم پر عائد ہوتی ہے۔

پس مسلمانوں کے تین سو نہیں بلکہ تین لاکھ بھی فرقے ہو جائیں۔ تو اس سے اسلام پر کوئی زد نہیں پڑ سکتی۔ بلکہ یہ بھی اسلام کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت اور بیّن نشان ہے۔ ایک تو اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے پہلے ہی مسلمانوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرما دیا تھا کہ ایک زمانہ آئیگا۔ جبکہ وہ مختلف فرقوں میں بٹ جائینگے۔ اس وقت صرف ایک ہی فرقہ ایسا ہوگا۔ جو حقیقی اسلام پر قائم ہوگا۔ اور باقی تمام فرقے اسلام سے روگرداں ہو جانے کی وجہ سے جہنمی ہونگے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا۔ ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ (ترمذی جلد ۲ صفحہ ۸۹) کہ بنی اسرائیل تو بہتر فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے۔ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائینگے جو سوائے ایک کے سب کے سب دوزخ میں جائیں گے۔ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ جنتی فرقہ کونسا ہوگا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے مختلف فرقے ہو جانے کی پیشگوئی خود رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم فرما چکے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتا چکے ہیں۔ کہ سوائے ایک کے باقی سب فرقے غلط راستے پر ہونگے۔ اور آپ کی پیشکردہ تعلیم اسلام سے منحرف ہونگے۔

اس حدیث میں تہتّر کے عدد کا جو ذکر ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ اس وقت پیدا ہونے والے فرقوں کی کل تعداد تہتر ہوگی۔ جن میں سے ایک جنتی ہوگا۔ اور باقی جہنمی۔ بلکہ اس سے مراد کثرت ہے۔ اور تہتر کا عدد محاورہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے۔ جن میں سے سیدھے راستے پر ایک ہی ہوگا۔ اب جبکہ یہ بات ظاہر ہو چکی ہے۔ کہ مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔ تو یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ اسلام خدا تعالےٰ کیطرف سے سچا مذہب ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم خدا تعالےٰ کے سچے اور راستباز رسول ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے آج سے کئی سو سال قبل جو بات بیان فرمائی۔ وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

یہ بات ایک اور رنگ میں بھی اسلام کی صداقت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں بٹ جانے کا ہمیں اعتراف ہے۔ لیکن ہندوؤں اور عیسائیوں میں بھی مذہبی اختلافات کی بناء پر فرقوں کی کمی نہیں۔ اور ہندوؤں میں تو مختلف فرقوں کی اتنی بہتات ہے۔ اور وہ آپس میں اس قدر اختلافات و تضاد رکھتے ہیں۔ کہ آج تک ہندو لفظ کی کوئی جامع تعریف بڑے بڑے ودوان ہندو بھی نہیں کر سکے اسی طرح عیسائیوں میں بھی چھوٹے موٹے فرقے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ گویا اس وقت فرقوں میں منقسم ہونے کی وجہ سے تمام مذاہب ایک ہی سٹیج پر ہیں لیکن اس وقت صرف اسلام نے اپنے زندہ اور کامل مذہب ہونے کا ثبوت دیا۔ اور وہ اس طرح کہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے ایک ایسا انسان پیدا کیا۔ جس نے تمام فرقوں کو سیدھے راستہ کی دعوت دی۔ اور اس وقت تک ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں مختلف فرقوں کے انسان اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے فرقے ترک کر کے ایک جماعت بن چکے

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر ...

اور بنتے جارہے ہیں۔ اور اس وجہ سے یہ جماعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیش فرمودہ صحیح تعلیم اسلام پاکر وہ فرقہ کہلانے کی مستحق ہے۔ جس کے متعلق ہونے کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں دیگر مذاہب میں فرقے تو سینکڑوں نہیں ہزاروں پائے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں آج تک نہ کوئی ایک انسان پیدا ہوا۔ اور نہ ہوگا جس کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ اس مذہب کی صحیح تعلیم پیش کرنے کے لئے اور اس میں پیدا ہونے والے مختلف فرقوں کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالےٰ نے اُسے مقرر کیا ہے۔ یہ خوبی اور یہ صفت صرف اسلام میں ہی پائی جاتی ہے۔

اور اسلام نے ہی اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمانوں کے فرقوں کو اسلام کی صحیح تعلیم پر جمع کرنے کے لئے مبعوث کیا۔ اور آج جماعت احمدیہ ہی دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے۔ جس میں مختلف اسلامی فرقوں کے لوگ شیر وشکر کی طرح جمع ہوچکے ہیں۔ اور اپنے اپنے فرقہ کے غلط عقائد ترک کرکے اسلام کی صحیح تعلیم پر چل رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت آئیگا۔ جبکہ نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لوگ احمدیت میں ایک مرکز پر جمع ہوجائینگے بلکہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذاہب احمدیت کے آگے سرنگوں ہوجائینگے۔ اور ان کو ماننے والے اسلام میں داخل ہوکر سچے دین کی برکات حاصل کرسکینگے

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات کا ماہانہ جلسہ

۲۳ جون لجنہ اماء اللہ محلہ دارالبرکات کا سال رواں کا پانچواں ماہانہ جلسہ زیر صدارت حضرت محترمہ ام ناصر احمد صاحبہ جنرل پریذیڈنٹ لجنہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد بشیر اختر صاحبہ نے اپنا مضمون نماز پر پڑھا۔ اس کے بعد امۃ اللہ بیگم صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ عطیہ بیگم صاحبہ نے نظم در ثمین سے پڑھی۔ طاہرہ طلعت صاحبہ نے دعا پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ پھر خاکسار نے اخوت اسلامی پر تقریر کی۔ امۃ الرشید صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں ناصرات الاحمدیہ کی دو چھوٹی بچیوں مجیدہ بیگم و محمودہ بیگم نے تقاریر کیں اور منصورہ بیگم نے مضمون پڑھا۔

جلسہ کے اختتام پر سیدہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے لجنہ دارالبرکات کے کام پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ مجھے محلوں کے جلسوں میں شامل ہونے کا یہ تیسرا موقعہ ہے۔ اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ کہ لجنہ دارالبرکات کا کام بہت ہی اچھا ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے ممبرات کے آداب مجلس سے واقف ہونے پر بھی مسرت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں آپ نے ممبرات وعہدہ داران کو مختلف نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ غیبت ایک نہایت ہی قبیح امر ہے۔ اس سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ آپ کی زبان اور ہاتھ سے کسی کو دکھ نہ پہنچے۔ آپ اس محلہ میں سے اس برائی کو بالکل دور کردیں۔ اگر آپ ایسا کریں گی۔ تو میں سمجھونگی۔ کہ آپ نے ایک بہت ہی بڑا کام کیا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ خاکسار۔ عائشہ سیکرٹری لجنہ دارالبرکات حلقہ نمبر ۱

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم میر محمد بخش صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ میعادی بخار ہے۔ کمزوری روز بروز زیادہ ہو رہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔ (۲) بشیر احمد صاحب موگا کے والد صاحب بعارضہ آشوب چشم بیمار ہیں۔ ایک آنکھ کی بینائی جواب دے چکی ہے۔ دوسری کی خطرہ میں ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ (۳) ٹھیکیدار محمد عبد اللہ صاحب مرحوم کا لڑکا عبد الوہاب بیمار ہے۔ اور سامبلی ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی والدہ احباب جماعت سے درخواست کرتی ہیں۔ کہ ان کے لڑکے کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔ (۴) مکرم حکیم عبد العزیز خان صاحب مالک طبیہ عجائب گھر قادیان چند روز سے زیادہ علیل ہیں۔ خون کے دباؤ کا عارضہ ہے۔ اور نور ہسپتال میں برائے علاج داخل ہیں۔ دعائے صحت کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ (۵) محمد شریف صاحب ملتان چھاؤنی کا لڑکا سعید احمد بعارضہ کن پیڑے (گلینڈ) میں مبتلا ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب سب کی صحت وعافیت کے لئے دعا کریں۔

شملہ کانفرنس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

مولانا آزاد۔ مسٹر جناح۔ گاندھی جی اور دوسرے لیڈروں کی خدمت میں کانفرنس سے قبل پہنچادیا گیا

شملہ ۲۴ جون۔ شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ جو حضور نے ۲۲ جون کو ارشاد فرمایا اور ۲۳ جون کے "الفضل" میں شائع ہوا ہے۔ یہاں نے خود کانفرنس شروع ہونے سے قبل مولانا ابو الکلام آزاد مسٹر جناح۔ گاندھی جی۔ پنڈت گوبند بلبھ پنت۔ جی۔ بی۔ کھیر۔ سری کرشن سنہا۔ مسٹر راجہ گوپال اچاریہ۔ شنکر راؤ دیو۔ ڈاکٹر خان صاحب۔ مسٹر حسین امام وغیرہ کی خدمت میں پہنچادیا۔ تمام لیڈروں نے خوشی سے اس کا مطالعہ کیا۔ اس خطبہ کا انگریزی ترجمہ بھی بہت سے لیڈروں میں تقسیم کیا گیا۔

مضافات میں تبلیغ احمدیت

تین دن میں بیس افراد نے بیعت کی

موضع ٹھٹوال میں ۲۲-۲۳ جون کو تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرکز سے خاکسار و گیانی عباد اللہ صاحب ومولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کے علاوہ علاقہ سے مقامی تبلیغ کے مبلغین مولوی عبد الرحیم صاحب عارف۔ مولوی میر ولی صاحب ہزاروی۔ محمد منشی خان صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب اور دیہاتی مبلغ مولوی عبد المجید صاحب بھی شریک ہوئے۔

۲۲ جون کو گیانی عباد اللہ صاحب نے جمعہ پڑھایا۔ خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر تقریر کی۔ دوسرے دن مقامی تبلیغ کے مبلغین کے علاوہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نگران اعلیٰ اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے نہایت مبسوط تقریریں کیں۔ پانچ افراد نے بیعت کی۔

جلسہ کے اختتام پر جناب چوہدری صاحب موصوف معہ گیانی عباد اللہ صاحب ومحمد منشی خان صاحب بھوجراج تشریف لے گئے۔ جہاں رات کو ہر دو مبلغین نے تقاریر کیں۔ دوسرے دن بھوجراج میں جملہ مبلغین پہنچ گئے۔ اور ۲۴ جون کو وہاں جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ گیانی صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ کا بہت اچھا اثر ہوا۔ سات افراد نے بیعت کی۔ اسی دن شام کو وہاں سے روانہ ہوکر جملہ مبلغین شاہ پور امرگڑھ میں پہنچے۔ صبح وہاں جلسہ شروع ہوا۔ جس میں جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال بھی شریک ہوئے۔ خاکسار کے علاوہ جناب نگران صاحب اعلیٰ اور گیانی عباد اللہ صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل نے تقریریں کیں۔ جلسہ شام کے ۵ بجے ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد آٹھ افراد نے بیعت کی۔ مجموعی بیعت ان جلسوں کی بیس افراد پر مشتمل ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

صیغہ مقامی تبلیغ کے بجٹ کا اکثر حصہ مشروط با آمد ہے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اس صیغہ کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ اس کی امداد گویا اپنے مرکز کو مضبوط کرنا ہے۔

احمد خان نسیم انچارج دفتر مقامی تبلیغ قادیان

مذاہب کانفرنس کے لئے چندہ

حسب فیصلہ مجلس مشاورت امسال جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل مذاہب کانفرنس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی غرض سے منعقد ہوگی۔ اس کے اخراجات کے متعلق یہ فیصلہ ہوا تھا کہ احباب سے چندہ جمع کیا جائے۔ نمائندگان مجلس مشاورت کا فرض ہے۔ کہ اپنی جماعتوں کو فوری طور پر توجہ دلاکر اس چندہ کو جمع کرنے کی کوشش کریں اور جلد از جلد دفتر محاسب میں بمد ریلیجنز کانفرنس جمع کروادیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس میں حصہ لے خواہ تھوڑا یا بہت کیونکہ وہ اس طرح اپنے آقا کی خواہش کو پورا کرنے والا ہوگا۔

(ناظر دعوت وتبلیغ)

انبیاء علیہم السلام

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) انبیاء دنیا کیلئے بطور سورج اور چاند کے ہوتے ہیں۔ وہ فطرت انسانی کی مخفی ترقی اور اس کے ارتقا کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور ان سے علم حاصل کر کے لوگ روحانی دنیا کی خبر پاتے۔ اور اس کے مطابق عمل کرتے اور نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اور ان کے بغیر روحانی دنیا میں کوئی ترقی نہیں ہو سکتی۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۹)

(۲) نبیوں کے بغیر مذہبی دنیا میں کوئی حقیقی احساس پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور روحانی ترقیات کے دروازوں سے دنیا بالکل بے خبر رہتی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۹)

(۳) ایک نئے نبی کے آنے سے نیکی اور عبادت پہلی قوم سے چھین لی جاتی ہے۔ اور اس نبی کی قوم کی طرف منتقل ہو جاتی ہے (ایضاً صفحہ ۹۶۸)

(۴) نبی تبھی دنیا میں آتے ہیں۔ جبکہ اس وقت کے لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۹)

(۵) نبی دنیا کے قلوب میں تغیر پیدا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ چند بڑے بڑے آدمی پیدا کرنے کے لئے نہیں آتے (خطبہ جمعہ الفضل ۱۵/ ۲۹ مئی ء)

(۶) انبیاء ہمیشہ کلام میں دوسروں کا ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۶۳)

(۷) انبیاء کا وجود صفات الہٰیہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۴)

(۸) لوگ ہمیشہ نبیوں کے ذریعہ سے دنیا میں ایک طریقہ پر قائم کئے جاتے ہیں (ایضاً صفحہ ۵۰)

(۹) اللہ تعالےٰ کا جو نبی دنیا میں آتا ہے۔ وہ اس لئے آتا ہے۔ کہ اپنے سے پہلے نظام کو توڑ کرے۔ اور ایک نیا نظام قائم کرے اور اس کے بعد وہی حیات نو پاتا ہے۔ جو اس کے نظام کو قبول کرے (انقلاب حقیقی صفحہ ۲۲)

(۱۰) اولوالعزم انبیاء ایک قیامت ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ پرانی نسل مٹا دی جاتی ہے اور نئی نسل قائم کی جاتی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۸)

(۱۱) انبیاء کی بعثت کے ساتھ ہی پہلے تو دنیا پر موت طاری ہو جاتی ہے۔ اور قرب الٰہی کے وہ تمام دروازے جو پہلے اس کے لئے کھلے تھے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور پھر اس نبی کے ذریعہ سے نئے دروازے قرب الٰہی کے کھولے جاتے ہیں (ایضاً صفحہ ۲۸)

(۱۲) روحانی انقلاب بغیر نبی کے نہیں ہو سکتا (ایضاً صفحہ ۳۱)

(۱۳) ہر نبی کا ایک خاص مشن ہوتا ہے۔ اور وہ ایک ایسے تغیر کے لئے آتا ہے۔ جو سابق نظام کے مقابل پر نئی زمین اور نیا آسمان کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۷)

(۱۴) نبی سے جدا ہونا ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۸۸)

(۱۵) انبیاء کی زندگی اطاعت اور فرمانبرداری کی ایک بہترین مثال ہوتی ہے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۱)

(۱۶) خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے وجود ایسے نہیں ہوتے۔ کہ ان کی بات کی پروا نہ کی جائے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۲)

(۱۷) انبیاء کے زمانہ میں لوگوں کے دل تو انہیں مان جاتے ہیں۔ مگر ڈر کے مارے ظاہر میں انہیں نہیں مانتے۔ اور کھلے کھلے طور پر ایمان نہیں لاتے۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۸)

(۱۸) انسان کو چاہیئے کہ سب نبیوں کی پیروی کرے۔ اور اصل مغز جو ان کے عمل کا ہے اس کو اپنے اندر پیدا کرے (ایضاً صفحہ ۱۲۰)

(۱۹) یہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ جو نبی بھی آتا ہے۔ اس کی دعوے سے پہلے کی زندگی بھی نہایت راستبازی کی زندگی ہوتی ہے۔ وہ جھوٹ سے ہمیشہ سے محفوظ چلا آیا ہوتا ہے (ایضاً صفحہ ۱۷۹)

(۲۰) نبی پر ابتداء میں ایمان لانا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ بلکہ آگ میں کودنے سے کم یہ فعل نہیں ہوتا۔ (ایضاً صفحہ ۱۸۰)

(۲۱) اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ اس کی طرف سے جس قدر مامور آتے ہیں۔ وہ سب ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو بچپن سے لوگوں کے دلوں پر اپنی قابلیت اور نیکی سے گہرا اثر پیدا کر لیتے ہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۱۳)

(۲۲) اگر انبیاء کی مخالفت نہ ہو۔ تو لاغلبن انا ورسلی کی شان و شوکت کس طرح ظاہر ہو۔ (ہستی باری تعالےٰ صفحہ ۲۳)

(۲۳) رسول لوگوں کو بلانے آتا ہے۔ نہ کہ ان کے سامنے دروازہ بند کر کے کھڑا ہو جانے کے لئے (ایضاً صفحہ ۱۱۲)

(۲۴) نبی نہ اس وقت جب لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور نہ اس وقت جب لوگ پروا کرنا چھوڑ دیتے ہیں اپنے کام سے رک جاتے ہیں۔ بلکہ دونوں حالتوں میں یکساں جدوجہد سے کام لیتے چلے جاتے ہیں۔ اور صرف خدا تعالےٰ کیطرف نظر رکھتے ہیں۔ اور اس کے سوا ہر ایک چیز کو بھلا دیتے ہیں (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۳۹)

(۲۵) نبوت کا انعام صرف اس شخص کے لئے نہیں ہوتا جسے نبوت ملے۔ بلکہ درحقیقت وہ سب دنیا کے لئے ہوتا ہے۔ سب ہی علیٰ قدر مراتب اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر غور کیا جائے۔ تو کافر بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ نبی کے بعد کئی فضول عقائد جن کو وہ رد کرتا ہے۔ یہ لوگ ترک کر دیتے ہیں۔ گو نبی کی صداقت کا انکار ہی کرتے رہیں۔ (ایضاً صفحہ ۲۱۲)

(۲۶) صرف نبی کی ہی یہ شان ہے۔ کہ اس کے الہام پر قسم کھائی جا سکتی ہے۔ کہ وہ سچا ہے اور کسی کے الہام یا خواب کو یہ شرف حاصل نہیں (ایضاً صفحہ ۲۱۶)

(۲۷) ایک نبی یا معلم خدا تعالےٰ کی طرف سے لوگوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مامور ہوتا ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ہر ایک چیز کو اس غرض کے لئے قربان کر دے۔ حتیٰ کہ اگر عزت اور نیک نامی بھی قربان کرنی پڑے۔ تو وہ اس کی پروا نہ کرے۔ ایک نبی اگر قید خانہ میں ہو تو وہ یا تو تبلیغ نہیں کر سکیگا۔ یا اس کی تبلیغ محدود ہوگی۔ اگر وہ اس نقطۂ نگاہ سے اپنی آزادی کو دیکھے۔ تو اس کی بہت بڑی قربانی ہوگی۔ اگر وہ بغیر صفائی کے قید سے نکل آئے اور اپنے کام کے مقابلہ میں اپنی عزت کی پروا نہ کرے۔ (ایضاً صفحہ ۳۲۴)

(۲۸) نبی کی شان سے بالکل بعید ہے کہ کسی بات پر وہ اس قدر غم کرے۔ کہ اس کی ہلاکت کا مترادف ہو۔ (ایضاً صفحہ ۳۵۰)

(۲۹) خدا تعالےٰ کے نبی ہمیشہ صبر کرتے ہیں اور گھبراتے نہیں (ایضاً صفحہ ۳۵۱)

(۳۰) انبیاء درحقیقت ایک ابتلا ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں انسانوں کی طاقتیں اور ان کے اندر دبے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ جس سے عزت یا تاخیر سے انسان مانتا ہے۔ اسی نسبت سے اس کی روحانی طاقتوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۳۶۷)

(۳۱) نبی خدا کے فضل سے معصوم ہوتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۹)

(۳۲) نبی چونکہ عارف ہوتا ہے۔ وہ اپنی ہستی کو دیکھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں۔ وہ میں نہیں بلکہ خدا ہی کر رہا ہے۔ اس لئے وہ دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ میرے وجود کو زیادہ سے زیادہ مخفی کر دے۔ اور اپنے وجود کو زیادہ سے زیادہ ظاہر فرما۔ (ایضاً صفحہ ۴۸۹)

(۳۳) انبیاء جو اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ ان کے پاس شیطان کا گزر کیسے ہو سکتا ہے (ایضاً صفحہ ۴۹۰)

(۳۴) جس نے کسی ایک رسول کا بھی انکار کیا۔ اس کے متعلق ہم نتیجہ نکال لیں گے۔ کہ وہ خواہ کسی رسول کے وقت میں ہو۔ اس کا بھی انکار کرتا کیونکہ سب نبیوں کے حالات ایک سے ہوتے ہیں (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۶۰۰)

(۳۵) آج تک کوئی نبی دنیا میں نہیں گزرا۔ جو ارذل العمر تک پہنچا ہو۔ اور جس کی نسبت یہ کہا جا سکے کہ فلاں وقت دماغی کمزوری کی وجہ سے اس کی باتوں کا اعتبار نہیں رہا تھا۔ (ایضاً صفحہ ۶۹۳)

(۳۶) نبی ... جب ظاہر ہوتا ہے تو وہ جاہل جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے تھے۔ اس کی شناخت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور وہ عالم جو جاہل کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی بصیرت اور پاکیزہ فطرت کی مدد سے اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ تب فرشتوں اور شیطان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ اور وہ جو نا قابل سمجھے جاتے تھے قابلیت کے نام پر بنی نوع انسان کو غلام بنا کر رکھنے والوں کی ایک ایک بیر کو اس طرح کچل ڈالتے ہیں۔ کہ جیسے چیل مردار کی بوٹیوں کو پتھروں پر مارتی ہے اور ان خود ساختہ قابلوں کی قابلیت کی قلعی کھل جاتی ہے۔ اور مدتوں سے دبے ہوئے عوام کو ابھرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ (ایضاً صفحہ ۶۹۵)

(۳۷) ہر نبی کلام الٰہی کے نتیجہ کا عملی نمونہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ کلام بغیر نبی کے نہیں آتا۔ نبی سے کلام کی شان کا پتہ لگتا ہے۔ اور کلام سے نبی کی شان کا۔ (ایضاً صفحہ ۱۱۷)

مرتبہ۔ خاکسار عبد الحمید آصف

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ میں پیشکردہ روایات کی حقیقت

اول۔ حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے ادعا کے ثبوت میں غیر احمدی مولویوں کی طرف سے حدیث والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم بیان کرکے تائیداً حضرت ابوہریرہؓ کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے۔ کہ ثم یقول ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ۔

یہ حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد ہے۔ جس کے متعلق بحث کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ محدثین نے تصریح کی ہے۔ کہ ابوہریرہؓ کا اجتہاد ناقص ہونے کی وجہ سے قابلِ قبول نہیں۔ تاہم یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ روایت کے اعتبار سے حضرت ابوہریرہؓ کے اس قول کی کیا حقیقت ہے۔ اصل عبارت حدیث یہ ہے۔

حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا لیث وحدثنا محمد بن رمح انا اللیث عن ابن شہاب عن ابن المسیب انہ سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد وحدثنا عبد الاعلی بن حماد وابوبکر بن ابی شیبۃ وزھیر بن حرب قالوا حدثنا سفیان بن عیینۃ ح وحدثنیہ حرملۃ بن یحیٰی انا ابن وھب حدثنی یونس وحدثنا حسن الحلوانی وعبد بن حمید عن یعقوب بن ابراھیم بن سعد ثنا ابی عن صالح کلھم عن الزھری بھذا الاسناد وفی روایۃ ابن عیینۃ اماما مقسطا وحکما عدلا وفی روایۃ یونس حکما عادلا ولم یذکر اماما مقسطا وفی حدیث صالح حکما مقسطا کما قال اللیث وفی حدیثہ من الزیادۃ حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابوھریرۃ اقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل موتہٖ (مسلم جلد اول صفحہ ۵۷)

اس روایت کا آخری حصہ جس میں حضرت ابوہریرہؓ کا قول نقل ہے۔ قابلِ غور ہے کیونکہ اس میں حسبِ ذیل راوی قابلِ اسناد نہیں۔ (۱) ابوبکر بن ابی شیبۃ (۲) حرملۃ بن یحیٰی (۳) حسن الحلوانی۔ ملاحظہ ہو۔ (۱) ابوبکر بن ابی شیبۃ کا اصل نام عبداللہ بن محمد بن ابراہیم تھا اور ان کے متعلق آتا ہے عن سلیمان بن معبد السنجی یجئ باطل متنہ من اخذ بسیدی من القرآن فھو خیر۔ (میزان الاعتدال جلد دوم صفحہ ۶۷) (۲) حرملۃ بن یحیٰی بن عبداللہ عن ابن وھب کے متعلق لکھا ہے۔

(۱) قال احمد بن صالح صنف ابن وھب مائۃ الف حدیث وعشرین الف حدیث عند بعض الناس من النصف یعنی نفسہ وعند بعض الناس منھا الکل یعنی حرملۃ ..... فان احمد سمع فی کتب حرملۃ من ابن وھب فاعطاہ نصف سماعہ ومنعہ النصف فتولد بینھما العداوۃ من ھذا وکان من یبدأ بحرملۃ اذا دخل مصر لم یحدثہ احمد بن صالح وما رأینا احدا جمع بینھما ..... قول ابن عدی علی الغرباء۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۳۰)

(۲) روی عنہ مسلم وابن قتیبۃ العسقلانی والحسن بن سفیان وخلق وکثرۃ ما روی انفرد بھا انب قال ابوحاتم لا یحتج بہٖ وقال ابن عدی سألت عبداللہ بن عمر الخرھوان ان یملی علی شیئا عن حرملۃ فقال ھو ضعیف ..... رواۃ ابن المؤنس وھو ضعیف عن شریک نا الحسن بن سفیان نا حرملۃ ..... قال ابن عدی قد تبحرت حدیث حرملۃ وفتشتہ الکثیر فلم اجد فی حدیثہ ما یجب ان یضعف من اجلہ۔۔ وقال ابوعمر الکندی کان حرملۃ فقیھا لم یکن احد کتب عن ابن وھب منہ (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۹۲)

یاد رکھنا چاہئے کہ متنازع فیہ روایت میں بھی ابن وہب حرملۃ بن یحیٰی کے ساتھ شریک ہے۔

(۳) الحسن بن علی بن محمد الہذلی الحلوانی کے متعلق لکھا ہے۔ (۱) قال داود بن الحسین البیہقی بلغنی ان الحلوانی قال لا اکفر من وقف فی القرآن قال داود فسألت سلمۃ بن شبیب عن الحلوانی فقال یرمی فی الحش من لم یشھد بکفر الکافر فھو کافر وقال الامام احمد ما اعرفہ بطلب الحدیث ولا رأیتہ یطلبہ ولم یحمدہ ثم قال یبلغنی عنہ اشیاء اکرھھا۔

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۰۳)

(۲) الحسن بن علی الہذلی بصری مجہول (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۰۶)

پس حضرت ابوہریرہؓ کا اجتہاد قابلِ قبول نہیں کیونکہ روایت کے اعتبار سے اس کے راوی قابلِ اسناد نہیں۔ فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال۔

دوم۔ پھر بیہقی کی کتاب الاسماء سے ایک روایت پیش کی جاتی ہے جس میں لکھا ہے کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ اصل روایت یہ ہے

اخبرنا ابوعبداللہ الحافظ قال حدثنا ابوبکر بن اسحٰق قال اخبرنا احمد بن ابراھیم قال حدثنا ابن بکیر قال حدثنی اللیث عن یونس عن ابن شھاب عن نافع مولی ابی قتادۃ الانصاری قال ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم رواہ البخاری فی الصحیح عن یحیٰی ابن بکیر واخرجہ مسلم من وجہ اخر عن یونس وانما اراد نزولہ من السماء بعد الرفع الیہ۔

(کتاب الاسماء والصفات صفحہ ۳۰۱)

"بیہقی کی کتاب الاسماء کے متعلق سید سلیمان ندوی کی رائے یہ ہے۔ کہ عام محدثین سخت غلطی میں مبتلا ہوئے ہیں انہوں نے رطب ویابس اور احاد ومتواتر کو ایک جگہ جمع کردیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لاؤ۔ مثال کے طور پر بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات دیکھو۔"

(رسالہ اہلِ سنت والجماعت صفحہ ۳۸)

(۱) بیہقی نے یہ روایت بخاری اور مسلم سے لی ہے مگر شیخین نے من السماء کے الفاظ نہیں لکھے۔

(۲) من السماء کے الفاظ رسول پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بیان نہیں فرمائے بلکہ بیہقی نے بڑھا دیئے ہیں جیسا کہ وہ خود کہتا ہے۔ انما اراد نزولہ من السماء بعد الرفع الیہ۔

(۳) خود بیہقی کی اس روایت کا ایک راوی ضعیف ہے۔ جو ابوبکر بن اسحٰق ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ قال البخاری حدیثہ منکر وقال ابوحاتم لا یعرف اسمہ۔

(تہذیب التہذیب جلد ۱۲ صفحہ ۲۳)

امام بخاریؒ کا یہ کہہ دینا کہ حدیثہ منکر اہلِ علم کے نزدیک بہت کافی ہے۔ نیز یاد رہے کہ بخاری اور مسلم کی سند میں ابوبکر بن اسحاق کوئی راوی نہیں۔

سوم۔ حیاتِ مسیح کی تائید میں ایک تیسری حدیث ابن ماجہ کی ہے۔ جو بڑے زور شور سے پیش کی جاتی ہے۔ وھو ھذا

حدثنا علی بن محمد ثنا عبدالرحمٰن المحاربی عن اسمٰعیل بن رافع ابی رافع عن ابی زرعۃ الشیبانی یحیٰی بن ابی عمرو عن ابی امامۃ الباھلی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ..... الدجال ..... وانہ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مومن کاتب او غیر کاتب ..... وجلھم بیت المقدس وامامھم رجل صالح فبینما امامھم قد تقدم یصلی بھم الصبح اذ نزل علیھم عیسی بن مریم الصبح۔

(سنن ابن ماجہ مصری جلد ۲ صفحہ ۲۶۶)

اول تو دیگر روایات میں نزول کے مقام اور وقت میں بھی شدید اختلاف ہے۔ اور مسلم کی حدیث کے مطابق مقامِ نزول دمشق ہے۔ جو اس روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ دوم روایت کے اعتبار سے بھی یہ حدیث ساقط الاعتبار ہے۔ کیونکہ اس کے تین راوی مجروح اور ضعیف ہیں۔ جو حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) ابوامامہ صدی بن عجلان الباہلی گویا وہ راوی جس نے حدیث رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سنی اس کے متعلق لکھا ہے۔ فی الطبرانی من طریق راشد بن مسعود وغیرہ عن ابی امامۃ ما یدل علی انہ شھد احدا لکن اسنادہ ضعیف۔ (تہذیب التہذیب جلد ۴ صفحہ ۴۲۱)

(۲) اسمٰعیل بن رافع مدنی کے متعلق ملاحظہ ہو۔ (۱) ضعفہ احمد ویحیٰی وجماعۃ وقال الدارقطنی وغیرہ متروک الحدیث وقال ابن عدی احادیثہ کلھا مما فیہ نظر۔

(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۹۰)

(۲) قال عمرو بن علی منکر الحدیث فی حدیثہ ضعف..... وقال احمد ضعیف وقال فی روایۃ عنہ منکر الحدیث وقال ابن معین ضعیف وقال فی روایۃ الدوری عنہ لیس بشئی وقال ابوحاتم منکر الحدیث وقال الترمذی ضعفہ بعض اہل العلم وقال النسائی متروک الحدیث وقال مرۃ ضعیف ومرۃ لیس بشئی ومرۃ لیس بثقۃ و قال ابن خراش والدارقطنی متروک ..... وقال ابن عدی احادیثہ کلہا اسانیدہ نظر...... وقال ابن سعد مات بالمدینۃ قدیمًا وکان کثیر الحدیث ضعیفًا...... وقال العجلی ضعیف الحدیث وقال الحاکم ابواحمد لیس بالقوی عندہم وقال علی بن الجنید متروک...... وقال البزار لیس بثقۃ ولاحجۃ وضعفہ ایضًا ابوحاتم والعقیلی والعرب ومحمد بن احمد المقدمی و محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمار وابن الجارود وابن الجارود وابن عبدالبر وابن حزم والخطیب وغیرہم (تہذیب التہذیب جلد ۷ صفحہ ۲۹۵، ۲۹۶)۔

گویا تمام محدثین کی جماعت اس کو ضعیف قرار دیتی ہے۔

(۳) عبدالرحمٰن بن محمد المحاربی کے متعلق آتا ہے۔

(۱) قال ابن معین یروی المناکیر عن المجہولین۔ قال عبداللہ بن احمد بن حنبل عن ابیہ ان المحاربی کان یدلس۔ میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۱۱۵

اور مدلس کی بیان کردہ حدیث جب تک وہ اس کا سننا صاف نہ بتائے۔ ہرگز قابل قبول نہیں ملاحظہ ہو:۔

والمدلس لایقبل من حدیثہ الا ما صرح فیہ بالسماع (ابن خلدون صفحہ ۲۶۳)

(۲) عبدالرحمٰن المحاربی۔ قال ابن سعد کان کثیر الغلط (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۲۶۶)

متذکرۃ الصدر اسناد سے ثابت ہوا۔ کہ حیات مسیح کے عقیدہ میں پیشکردہ احادیث روایتًا کمزور ضعیف اور مجروح ہیں۔

رہا درایت کا سوال تو عقل سلیم ایسے غلط عقیدہ کو دھکے دے رہی ہے۔ اور قرآن مجید متعدد آیات بینات سے وفات مسیح پیش کر رہا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اگر یہ حدیثیں کمزور تھیں۔ تو پھر آئمہ نے ان کو صحاح ستہ میں کیوں داخل کیا۔ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ کسی حدیث کا صحاح ستہ میں آنا اسکی صحت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔

"ایک بڑا دھوکا لوگوں کو یہ پڑتا ہے۔ کہ جب سنتے ہیں یا دیکھتے ہیں۔ کہ یہ حدیث صحاح ستہ میں مندرج ہے۔ تو بلا غور اس کو مان لینا چاہیئے۔ حالانکہ مصنفین صحاح ستہ نے جہاں تک ان سے ہو سکا۔ انہوں نے روایت کی تنقیح میں بڑی کوشش کی ہے۔ یعنی حتی المقدور جن راویوں کو معتبر سمجھا اور انہوں نے جو حدیث نقل کی۔ اس کو کتاب میں مندرج کیا۔ مگر ان حدیثوں کی تنقیح بلحاظ ان کے واقعات مندرجہ اور ان کے مضامین کے درایت سے تعلق رکھتے تھے پڑھنے والوں کی تحقیق پر چھوڑا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس زمانہ کے پڑھنے والے اس کی تنقیح کی طرف مطلق متوجہ نہیں ہوتے تھے۔" (رسالہ مہدی آخرالزمان صفحہ ۲۲ از سرسید)

آئمہ محدثین کا تو یہ طریق تھا۔ کہ اگر "تمام راویوں میں سے ایک راوی بھی ضعیف یا مشتبہ معلوم ہوتا۔ یا سب اسکو ثقہ کہیں۔ مگر صرف ایک شخص اس کو غیر ثقہ لکھدے۔ تو وہ اس حدیث پر ایمان کی بنیاد نہیں رکھتے تھے کیونکہ "اصول حدیث میں یہ قاعدہ مسلم ٹھہرا ہے۔ کہ جرح تعدیل پر مرجع ہوتی ہے۔" (رسالہ مہدی آخر الزمان صفحہ ۲۳)

اس باب میں امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل ملاحظہ ہو۔ علامہ ذہبیؒ تذکرۃ الحفاظ میں لکھتے ہیں:۔

"حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ۵۰۰ حدیثیں قلمبند کی تھیں۔ لیکن پھر ان کو آگ میں جلا دیا اور کہا ممکن ہے۔ کہ میں نے ایک شخص کو ثقہ سمجھ کر اس کے ذریعہ سے روایت کی ہو۔ اور وہ درحقیقت ثقہ نہ ہو۔" (ترجمہ از شبلی الفاروق دوم صفحہ ۲۰۲)

پس روایت و درایت کے اعتبار سے ان حدیثوں کی جن سے حیات مسیح کا استدلال کیا جاتا ہے۔ جو حقیقت ہے۔ وہ ناظرین خود سمجھ لیں۔ (قمر اجنالوی گنج مغل پورہ)

صداقت احمدیت کا ایک نشان

خاکسار گلڈنگ فیکٹری سیالکوٹ میں کام کرتا ہے۔ وہاں بالعموم شریک کار غیر احمدی صاحبان سے سلسلہ گفتگو جاری رہتا ہے۔ ان میں ایک صاحب ایس۔ اے رحمٰن ہیں۔ ۶ جون ۱۹۴۵ء کو سب کے سامنے کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں تو سب ایسی ہی ہیں۔ کہ پیشگوئی کی۔ کہ فلاں دن بارش ہوگی۔ اور اس دن بلی نے پیشاب کر دیا۔ تو جھٹ کہدیا۔ کہ لو پیشگوئی پوری ہوگئی۔ نیز کہا۔ کہ لو اس سے بڑھ کر تو میں پیشگوئی کرتا ہوں۔ کہ کل ہی خدا نے میرے دل میں یہ بات ڈالی ہے۔ کہ ۱۵ جون ۱۹۴۵ء تک ضرور بارش ہوگی۔ اور ہوگی بھی رات کے آخری حصہ میں۔ میں نے کہا۔ کیا آپ کو یقین کامل ہے۔ کہ ضرور بارش ہوگی۔ کہنے لگے۔ کہ ہاں خواہ دس بوندیں ہی کیوں نہ گریں۔ میں نے کہا۔ کیا دس بوندوں کو بارش کہتے ہیں۔ کہنے لگے نہیں۔ ضرور بارش ہی ہوگی۔ اور یہاں تک کہ تحریر لکھ دی۔ کہ اگر بارش نہ ہوئی۔ تو میں احمدیت قبول کر لوں گا۔ اور اگر ہوگئی۔ تو آپ کو احمدیت سے تائب ہونا ہوگا۔ اور مجھے کہا۔ کہ اس پر دستخط کر دو۔ میں نے کہا۔ میرا تو یہ دعویٰ نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ اس عرصہ میں بارش نہیں ہوگی۔ لہذا میں تو اس پر دستخط نہیں کر سکتا۔ البتہ تمہارے لئے یہ بات ضرور حجت ہونی چاہیئے۔ کیونکہ تمہارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے کہ ۱۵ جون تک ضرور بارش ہوگی۔ ہاں چونکہ تم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے مسیح کے مقابل پر پیش کرتے ہو۔ لہذا میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ اس اثناء میں بارش نہیں ہوگی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ انی مہین من اراد اہانتک و انی معین من اراد اعانتک لہذا خدا تمہیں ضرور ذلیل اور اور جھوٹا ثابت کریگا۔ اس عرصہ میں بعض اوقات بادل بھی ہوئے اور ایک دن تو قریب تھا۔ کہ بارش ہو جاتی۔ لیکن چند بوندیں بھی نہ گریں۔ میں یہ دعا کرتا رہا تھا۔ کہ خدایا بعد میں جلدی ہی بارش ہو جائے۔ تاکہ تیرا ہی کامل اقتدار ظاہر ہو۔ اور یہی معلوم ہو۔ کہ تو نے اپنے ارادہ خاص کے ماتحت بارش کو روکا ہوا تھا۔ لہذا ۱۷ جون کو زور کی بارش ہوئی۔ اور ۱۸ کو بھی ترشح ہوا۔ اور دونوں دفعہ رات کے پہلے حصہ میں ہوا۔ لیکن نشانات سے بھی وہی لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ جنہوں نے بصیرت قلب کو ضائع نہ کر لیا ہو۔ اب وہ صاحب اور دیگر غیر احمدی صاحبان یہ کہتے ہیں۔ کہ تم نے مقابل پر تحریر پر دستخط نہ کئے تھے۔ لہذا اب یہ بات قابل قبول نہیں۔ حالانکہ اگر میں نے دستخط نہ کئے تھے۔ تو ان کو بقول ان کے خدا نے جو اطلاع دی تھی۔ وہ کیوں درست نہ نکلی۔

(صوفی) خدا بخش سپروائزر گلڈنگ فیکٹری سیالکوٹ۔

زکوٰۃ کے متعلق ضروری اعلان

مقامی جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جس قدر رقم مذکورہ وصولی ایسے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرائی جائے۔ آئندہ اس رقم کی تفصیل اسی وقت علیحدہ طور پر براہ راست نظارت بیت المال میں بھی بھیج دیا کریں۔ جس میں مندرجہ ذیل کوائف درج ہوں:۔ (۱) نام زکوٰۃ دہندہ (۲) مکمل پتہ۔ (۳) رقم جو بطور زکوٰۃ دی گئی

ناظر بیت المال

سکولوں میں موسم گرما کی تعطیلات

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور نصرت گرلز سکول میں موسم گرما کی تعطیلات یکم اگست سے شروع ہو کر ستمبر تک رہینگی۔ ہر دو سکولز یکم اکتوبر کو کھلیں گے۔ یہ امر بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ یکم اگست سے قبل ایک روز کی بھی رخصت نہیں دی جائیگی۔ اور جو طلباء یکم اکتوبر کو سکول میں حاضر نہ ہونگے۔ انہیں یومیہ جرمانہ علاوہ اور سزا کے کیا جائیگا۔ موسمی تعطیلات کی اطلاع بہت پہلے اسلئے شائع کرائی جاتی ہے کہ تا دور کے رہنے والے والدین اپنے بچوں کو ضروری ہدایات دے سکیں۔ (خاکسار سید محمود اللہ شاہ)

ریزرو فنڈ از غیر احمدی احباب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۴۴ء کی مجلس مشاورت میں ایک ریزرو فنڈ کا اجراء فرماتے ہوئے فرمایا تھا کہ "...... بے شک تبلیغ کرنا ہمارا کام ہے - مگر بعض جگہ ہم صرف اس لئے کام کرتے ہیں کہ باقی مسلمان بھی مرتد نہ ہو جائیں - اسلام کی شان میں جس میں تمام مسلمان ایک جیسے شریک ہیں بٹہ نہ لگے اور اس کی شہرت و عزت میں فرق نہ آئے - اس لئے یہ دوسرے مسلمانوں کا بھی کام ہے - اس وجہ سے اگر ہم ان سے بھی اخراجات کا مطالبہ کریں تو یہ ہمارا حق ہوگا - کیونکہ یہ درحقیقت ان کا کام ہے جو ہم کرتے ہیں" پھر فرمایا - "...... تو کوئی وجہ نہیں کہ سب مسلمانوں سے اس کام میں امداد نہ لیں - یہ تو ان پر ہمارا احسان ہے کہ ہم اپنے آدمی ان کا فرض ادا کرنے کے لئے دیتے ہیں - پس اس کام کے لئے اگر احباب دوسرے مسلمانوں سے کہیں کہ تم بھی روپیہ دو اور ہر طرح ہماری مدد کرو - تو اس میں کوئی حرج نہیں"

لیکن افسوس ہے کہ احباب اس کی وصولی کی طرف توجہ نہیں کرتے - حالانکہ نظارت بیت المال کی طرف سے جو کیٹ خادم بھیجے جاتے ہیں - ان میں ریزرو فنڈ کے متعلق بھی ذکر ہوتا ہے کہ جماعت اس مالی سال میں اس قدر رقم جدید ریزرو فنڈ جنرل میں جمع کرے گی - امید ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت کی تعمیل میں احباب آئندہ اس فنڈ کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں گے -

ناظر بیت المال

یکم جون کا خطبہ پڑھ کر ایک فوجی کے جذبات

میرے آقا و مولا ! حضور کا خطبہ پڑھا عرق ندامت سے نہا آپ ہو گیا - اللہ تعالیٰ میری اس کوتاہی کو اپنی ستاری سے ڈھانپ دے - مجھے محسوس ہوتا ہے کہ صرف میری وجہ سے ہی یہ تمام دیر اور جماعت میں سستی پیدا ہوئی - میری ضمیر مجھے ملامت کر رہی ہے کہ میری وجہ سے یا میرے خیال کی وجہ سے باقی جماعت میں بھی تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی میں دیر ہو گئی - اگر میں دل میں خیال کرتا کہ تحریک جدید کا وعدہ سب سے اول اور ضروری ہے - اور اس کی ادائیگی کے واسطے کسی قسم کے تساہل سے کام نہ لیتا - تو میرا یہ خیال ممکن ہے کہ برقی لہر کی طرح اور بھائیوں کے قلوب میں بھی سرایت کر جاتا اور آج یہ غایت درجہ افسوسناک سستی اور کسل پیدا شدہ بسبب نائب الاحترام امام کی ناراضگی کا نظارہ نہ کرنا پڑتا -

میرے آقا ! اگر انسان کوشش کرے اور اس طرح کوشش کرے کہ جس طرح اس وقت کرتا ہے جب اس کا عزیز بچہ بستر علیل پڑا ہو - اور اس کے پاس بالکل کچھ کوڑی بھی نہ ہو - تو ہم سمجھ لیں کہ خدا کا دین اسلام اسے پیارا ہے - خدا کا یہ پیارا دین دنیا کے ہر رشتہ دار سے زیادہ عزیز ہے - تو ۳۱ رمئی یا ۳۰ جون کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا - یہ تو نفس کا ایک دھوکا ہے -

میرے آقا ! اس وظیفہ کے ساتھ تحریک جدید کے گیارھویں سال - ترجمۃ القرآن کے چندے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے بطور حق پیش حضور کرتا ہوں دوستوں کو اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کرنے میں پوری توجہ کرنا چاہیئے - برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

چندہ عام پوری شرح سے نہ دینے والے احباب

کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ "جو افراد جماعت اپنا چندہ پوری شرح سے ادا نہیں کرتے - اور کم شرح سے دینے کے لئے مرکز سے اجازت بھی حاصل نہیں کرتے اور نظارت بیت المال کی تحریک و تحریک کے باوجود اپنی اس حالت پر مصر رہتے ہیں ان کا معاملہ نظارت بیت المال کی طرف سے مناسب سزا کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سامنے پیش کیا جائے"

حضور کا یہ ارشاد اس بات کا مقتضی ہے کہ اس کو صرف پڑھنے اور سننے تک ہی محدود نہ رکھا جائے - بلکہ ہر ایک جماعت میں جس قدر ایسے دوست ہوں جو پوری شرح سے چندہ نہیں دیتے ان کو اس فیصلہ سے پورے طور پر آگاہ اور متنبہ کرکے ان سے مطالبہ کیا جائے کہ یا تو وہ اپنے مخصوص حالات اور معذوریوں کو مقامی جماعت کے توسط سے پیش کرکے مرکز سے شرح چندہ کی تخفیف کو منظور کرائیں یا پوری شرح سے چندہ ادا کرنے کی پابندی کریں - ورنہ ان کا معاملہ مناسب سزا کے لئے حضور کے پیش کیا جائے گا - لہذا بذریعہ اعلان ہذا ایسے احباب کو سمجھانے کے لئے دو تین ماہ کا عرصہ دیا جاتا ہے اس کے بعد جماعتوں سے ایسے دوستوں کے مفصل نام بنام رپورٹ لی جائے گی - جو بغیر حصول اجازت کم شرح پر چندہ دینے پر مصر رہتے ہیں - بعد ازاں ایسے لوگوں کا معاملہ آخری فیصلہ کے لئے حضور کے پیش کیا جائیگا -

ناظر بیت المال قادیان

مرکزی خدام الاحمدیہ کے سال ہشتم کا پانچواں ماہانہ جلسہ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ جلسہ زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوا - گزشتہ سال اس امر کا فیصلہ ہوا تھا کہ صدر مجلس بحیثیت قائد مجالس مقامی ہر سہ ماہی پر مستعد ترین مجلس کو علم انعامی بطور اعزاز دے - جو خلافت جوبلی علم انعامی سے مختلف ہو - گزشتہ سال تو اس پر بعض وجوہ سے عمل نہ ہو سکا - مگر اس فیصلہ کی تعمیل اس سال شروع کی جا رہی ہے - پہلی سہ ماہی کا فیصلہ گزشتہ ماہ کے ختم ہونے پر کیا گیا - اس فیصلہ کے مطابق اس ماہانہ جلسہ میں علم انعامی دیا جانا تھا - چنانچہ اجلاس زیر رپورٹ اس لحاظ سے ایک غیر معمولی اجلاس تھا -

تمام مہتممین کی رپورٹوں کی روشنی میں انعام کا فیصلہ حلقہ مسجد مبارک کے حق میں کیا گیا - چودھری کرم الٰہی صاحب زعیم حلقہ مسجد مبارک کو "ہماری مستعدی" کے عنوان پر تقریر کا موقع دیا گیا - جس کے بعد صدر محترم نے انہیں علم انعامی عطا فرمایا - جس پر زعیم صاحب نے اس اعزاز کے حاصل ہونے پر شکریہ ادا کیا - اور اپنے حلقہ کے خدام کو پہلے سے زیادہ مستعد ہونے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد اجلاس کی پہلی تقریر ڈاکٹر چودھری عبدالاحد صاحب کی "ہماری زندگی کا مقصد" پر تھی - صاحب تقریر نے بیان فرمایا کہ انبیاء کی جماعتیں کے دو دور ہوتے ہیں - ایک خود کامل ہونے کا اور ایک مقاصد کی تکمیل کا خود کامل ہونے کا دور تو اپنی تربیت و اصلاح کا زمانہ ہوتا ہے اور تکمیل کا دور تبلیغ کی تکمیل کے زمانہ پر مشتمل ہوتا ہے اس وقت ہم خدام پر کامل ہونے کا دور ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم احمدیت کے لئے ہوتے اسلام کے مطابق اپنی صحیح تربیت کرکے اصلاح کے اعلیٰ مقام پر پہنچیں - مکرم ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد چودھری غلام حسین صاحب مہتمم تربیت و اصلاح اور چودھری مشتاق احمد صاحب مہتمم تعلیم کی تقاریر تھیں - جن میں انہوں نے اپنے شعبوں کے متعلق امور کی طرف خدام کو توجہ دلائی - خاکسار نے سہ ماہی علم انعامی کے ضمن میں استباق فی الخیرات کے بارہ میں عرض کیا کہ حقیقی کامیابی فرائض کے ادا کرنے کے بعد زائد مساعی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے - جس کے نتیجہ میں اعلیٰ ترقیات حاصل ہوتی ہیں - علم انعامی اور ایسے اور انعامات بھی اس امر کے لئے تحریص دلانے کی غرض سے ہوتے ہیں - حلقہ مسجد مبارک کی گزشتہ چار ماہ کی مساعی اس وجہ سے بالخصوص قابل تحسین ہیں کہ مجلس پر جمود کی حالت جو ایک عرصہ سے طاری تھی - نہ صرف اس کو توڑ دیا گیا بلکہ مجلس نے غیر معمولی مشکلات کے باوجود غیر معمولی ترقی حاصل کی -

بالآخر صدر محترم نے خدام کو اس امر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ جس وقت میں سے ہم گزر رہے ہیں - اس کی قدر ہمیں پہچاننا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ ہم موقع کو ضائع کر دیں - اور ہماری بجائے بعد میں آنے والے ہم سے آگے نکل جائیں اور ہم ان انعامات سے محروم رہ جائیں - جو احمدیت کے حقیقی خدام کے لئے مقدر ہیں جلسہ عہد و دعا پر ڈیڑھ گھنٹہ کی کارروائی کے بعد پورے گیارہ بجے ختم ہو گیا -

خاکسار :- ملک عطاء الرحمن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ضرورت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں میٹرک پاس کلرک کی ضرورت ہے - تنخواہ ۳۰/- روپے اور الاؤنس ۱۱ روپے ملے گا - اسامی مستقل ہے اور سالانہ ترقی بھی ہے - اسی طرح ایک مددگار کارکن کی بھی فوری ضرورت ہے جسے ۱۵/- روپے تنخواہ اور ۹ روپے الاؤنس ملے گا - خواہشمند فوری طور پر اپنی درخواست لیکر خاکسار کو ذاتی طور پر ملیں -

ملک عطاء الرحمن معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شریفہ بی بی بنت علی محمد صاحب گوندل چک ۹۹ شمالی -/۵
شیخ عبدالسلام صاحب کوٹ مومن -/۱۵
میاں امام الدین صاحب مونگ -/۶
چوہدری جلال الدین صاحب بدرائے گجرات -/۵
یعقوب خاں صاحب ملوٹ جہلم -/۲۷
عبداللہ خاں صاحب " " -/۲۹
ملک فیض اللہ صاحب راولپنڈی -/۴۵
عبدالغنی صاحب ہیڈ کنسٹیبل ڈسٹرکٹ پولیس چونگی
اردل -/۵۷
سید احمد شاہ صاحب ماڑی کنجور کیمل پور -/۲۰
نائیک مختار احمد صاحب ۵۰۷۴۳ راولپنڈی -/۲۷
خواجہ مظہر اللہ صاحب مردان -/۱۰۰
رفیع اللہ صاحب لیپر " " -/۵۶
زین العابدین لیپر برزا شمس الدین خانصاحب
پشاور شہر -/۵
مختار احمد -/۲ - سراج سلطانہ -/۲ مختار احمد -/۱
بچگان پشاور شہر -/۵
کیپٹن منظور احمد صاحب S.E.A.C. -/۲۶۰
" عمر الدین صاحب سعود " " " -/۵۰۰
کرم الدین صاحب " " " -/۱۴۰
اہلیہ محمد امین صاحب عہدی پور -/۵

محبوب سلطانہ اہلیہ نعیم احمد خاں صاحب
اسلامیہ کالج پشاور -/۱۵
میاں محمد یونس صاحب رئیس بحرالیفنیج مردان -/۱۰۰
دل محمد صاحب والد حشمت علی صاحب جنجوعہ کالا بن
کوٹلی کشمیر -/۵
جمال الدین و عطا محمد صاحب بھٹی کالابن کوٹلی کشمیر -/۵
میاں صلاح محمد صاحب دھوڑیال " -/۵
ملک دوست محمد صاحب کمپوڈر سول ہسپتال
ہارون آباد مع اہلیہ -/۳۰
خدیجہ بیگم اہلیہ " " " " -/۵
محمود خانصاحب سیکرٹری سکھا نند فیروز پور -/۵
حمیدہ بی بی اہلیہ چوہدری فیض احمد صاحب
منڈی کلاں۔ تحصیل ڈیرہ -/۱۰
اہلیہ قاری غلام مجتبےٰ صاحب دارالبرکات -/۱۰
ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سول ہسپتال اونہ ضلع
ہوشیارپور -/۲۴۵
علی بخش صاحب لیسٹر بوالہ جالندھر -/۵۰
لیس نائیک محمد صادق صاحب ۱۸۲۷ S.E.A. -/۸۰
" عبدالغنی صاحب ۲۳۰۴۷ ۱۵ پنجاب رجمنٹ
۱۲ ایڈونس -/۲۰
محمد ابراہیم صاحب عہدی پور -/۵

سیدہ طاہرہ بانو صاحبہ لدھیانہ شہر -/۷
امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت حکیم عبدالرحمٰن صاحب
ماچھی واڑہ لدھیانہ -/۶
عطیہ " " " -/۶
اہلیہ کرنل اوصاف علی خاں صاحب دہلی -/۱۰
رشیدہ بیگم اہلیہ سید حسین شاہ صاحب دہلی -/۱۰
اہلیہ شیخ محمد ارجمند صاحب " -/۱۰
بلقیس بیگم -/۵ اہلیہ راجہ علی محمد صاحب جودھپور -/۱۰
عارفہ بیگم -/۱۰ و آصفہ بیگم دختران راجہ علی محمد صاحب
جودھپور -/۲۰
محمد یوسف صاحب افسر خزانہ مسقط -/۲۱۰
سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالحمید خانصاحب کلی محمد خیل
کوئٹہ۔ بلوچستان -/۱۰
سید حفیظ احمد صاحب فیض۔ میرٹھ شہر -/۲۰
چوہدری بشیر احمد صاحب S.M.W. [illegible]
V.C.O. MASK. Co. D. Delhi
G. P. -/۱۴۵
لیس نائیک عبداللہ خاں صاحب ۱۹۰۴۲ ۱۵ پنجاب رجمنٹ
۱۲ ایڈونس -/۳۵
اہلیہ صاحبہ قاضی محمد یوسف صاحب ۹ ایڈونس A.B.P. -/۱۰
بنت محمد حسین صاحب عہدی پور -/۵

بیگم صاحبہ سردار محمد حیات قیصرانی Baloch 15/10 Rgt c/o A.P.O. -/50
حمیدہ بیگم صاحبہ دختر " " " -/۱۰
اکبر خانصاحب اصغر S.D.O.E.S سی پی
راجپوتانہ -/۲۴۴
سید سلیمان صاحب مونگھیر -/۱۵
کمال الدین صاحب رانچی -/۱۰
سید ذوالفقار علی صاحب رانچی -/۲۰
جمیلہ بی بی اہلیہ قمرالدین صاحب بنگال ۶/۸
جی۔ ایم رحمت اللہ صاحب بنگلور شیموگا -/۲۵
امۃ الحفیظ بیگم اہلیہ خواجہ محمد یوسف صاحب
بمبئی ۳ -/۱۵
صداقت بیگم مرحوم ہمشیرہ محمودہ کوکب بیگم نذیر صاحب
بمبئی -/۱۵
مشتاق احمد صاحب ابن شیخ محمد صدیق صاحب کلکتہ ۵۰
عزیزہ خورشید صاحبہ بنگال -/۵
حافظ عبدالرؤف شاہ صاحب ساتان کولم -/۱۵
سخاوت خانصاحب اودے پور۔ کٹیا -/۸
بشریٰ بیگم اہلیہ عبدالحمید صاحب ناصر محلہ دارالفضل -/۲ -/۱۱
انور سلطانہ صاحبہ بنت قاضی عزیز الدین صاحب فیض اللہ چک
بنت محمد امین صاحب عہدی پور -/۵

تحریک جدید کا پہلا تبلیغی جتھہ بالکل تیار بیٹھا ہے

فرمایا!

(۱) "بہر حال ہماری طرف سے انشاء اللہ تعالےٰ پہلا تبلیغی جتھہ تیار ہے۔ اگر پاسپورٹ اور اجازت مل جائے۔ تو مبلغین جانے کو بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ اسی کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے لئے ضروری تھا۔ کہ ہم تبلیغ کے لئے پوری طرح تیاری کرتے۔ اور مبلغین کو بھی تیار کر لیتے۔ چنانچہ جہاں تک ہماری کوششوں کا سوال تھا۔ ہم نے اس امر کے لئے پوری کوشش کی"۔

(۲) "اس وقت مغربی ممالک میں سے آٹھ ملک ہمارے مدنظر ہیں۔ جہاں ہم اپنے مبلغین بھیجنے والے ہیں۔ یعنی انگلستان۔ شمالی امریکہ۔ جنوبی امریکہ۔ فرانس۔ ہسپانیہ۔ جرمنی۔ ہالینڈ اور اٹلی۔ مغربی ممالک میں سے فی الحال انہی ممالک میں مبلغ بھیجنے کا ارادہ ہے"۔

(۳) "یہ مشرقی ممالک میں سے ایران۔ شام۔ فلسطین۔ مصر۔ افریقہ کے مختلف ممالک ہیں۔ جہاں ہم نے مبلغ بھجوانے ہیں"۔

(۴) "ہماری طاقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت بڑی سکیم ہے۔ ایک ہی وقت میں بیس پچیس ممالک میں پچاس ساٹھ مشنریوں کا بھیجنا آسان کام نہیں"۔

(۵) "ان کو بھیجنے کے لئے بہت سے اخراجات درکار ہوں گے۔ اگر سب اخراجات کو چھوڑ دیا جائے۔ اور صرف کرایہ کا اندازہ لگایا جائے۔ جو ان مبلغوں کے جانے اور وہیں ٹھہرنے اور آنے جانے کی تیاری پر خرچ ہوگا۔ تو وہ تقریباً تین لاکھ روپیہ بن جاتا ہے"۔

(۶) "تحریک جدید کے وہ مجاہد جو اس جہاد کے میدان میں آچکے ہیں۔ اُن کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ان مبلغین کے اخراجات کو پورا کریں۔ کیونکہ "جلدی چندہ دینے والے وہی ہوتے ہیں۔ جن کے اندر اخلاص زیادہ ہوتا ہے۔ وہی قربانی زیادہ کرتے ہیں۔ اور جو قربانی زیادہ کرتے ہیں۔ وہی وقت پر اپنے فرائض کو ادا کیا کرتے ہیں۔ تو پہلے چھ مہینوں میں تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ ہماری جماعت میں سابقین پہلے دینے والوں کی خواہش کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اسی طرح ادا شدہ رقوم بھی زیادہ ہوتی تھیں۔ اس لئے کہ وہ لوگ جن کے اندر اخلاص ہوتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ رقوم قلیل سے قلیل عرصہ میں ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں"۔

(۷) آپ نے یکم جون کا خطبہ پڑھا ہوگا۔ اسکی تعمیل کرنے والوں کی پہلی فہرست ۳۰ جون کو دعا کے لئے حضور پیش ہوگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ اور دوسری فہرست جس میں فوجی۔ بیرون ہند کے ہندوستانی احباب اور زمیندار بھی ہیں۔ اور وہ بھی حضور کی دعا حاصل کرنے کے لئے شدید خواہشمند ہیں۔ ۳۱ جولائی کو حضور کے پیش کی جائیگی۔ پس آپ ۳۰ جون تک ادا کرلے:

"میں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ تمہیں مجھ جیسا انسان کبھی نہیں ملے گا۔ جو تم سے اس قدر محبت رکھتا ہوگا"

(۲) "اپنی لڑائیاں چھوڑ دو۔ اور ایک ہو کر رہو اپنے اختلافات کا فیصلہ کر لو۔ جن میں لڑائیاں ہوں۔ وہ اپنی دشمنی کے خیالات کو دل سے نکال دیں"۔

(۳) "چاہیئے کہ دین کی خدمت کے لئے چست ہو جاؤ۔ تم خدا کے دین کی خدمت میں لگ جاؤ۔ اور ہرگز پیچھے نہ ہٹو۔ یہاں تک کہ تم اس کام میں مر جاؤ یا کامیاب ہو جاؤ۔ جب تم یہ تہیہ کرو گے۔ تو یقیناً سمجھو۔ کہ کامیاب ہو جاؤ گے۔ پس یاد رکھو۔ کہ اس سے بڑھکر انعام کیا ہے۔ کہ خدا تم کو مل جائے"۔

(۴) "پس تم چست ہو جاؤ۔ مغموم مت ہو۔ اور امید بھرے دل کے ساتھ آگے بڑھو۔ کیونکہ ناامید ہونا کفر ہے۔ پس تم مغموم مت ہو۔ آگے بڑھو۔ اور ہر کام میں سرگرم رہو۔ انشاء اللہ کامیاب ہو جاؤ گے"۔

(۵) "میں پھر توجہ دلاتا ہوں۔ دوست اپنا فرض ادا کریں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ اگر انسان مدد نہیں کریں گے۔ تو فرشتے مدد کریں گے۔ مگر کتنے بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جنہوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اللہ تعالےٰ سے یہ عہد کیا تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ مگر جب عمل کا وقت آیا۔ تو وہ پیچھے ہٹ گئے۔ بیعت کے لئے کسی نے مجبور نہیں کیا تھا۔ بلکہ انہوں نے اپنی سرخروئی کے لئے خدا تعالےٰ سے یہ عہد باندھا تھا۔ اگر وہ بیری آواز سن کر قربانی نہ کریں گے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ سے بدعہدی کرنے والے ہونگے۔ کیونکہ انہوں نے میرے ہاتھ پر دراصل اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا"۔

پس وہ جو حضور کی آواز سن چکے اور لبیک کہہ چکے۔ وہ اپنا عہد پورا کریں۔ اور انہوں نے اپنی خوشی اور مرضی سے تحریک جدید کے جہاد میں جو حصہ لیا ہے۔ یا زجۃ القرآن میں حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے وعدے کی رقم ۳۰ جون تک مرکز میں داخل کر لینے کی کوشش کریں۔ اور بیرون ہند اور زمیندار اور فوجی لوگ بھی زیادہ سے زیادہ ۳۱ جولائی تک ادا کرنے کی جدوجہد کریں۔

غلہ فنڈ ۴۵ء کا اعلان بھی ہیچ چکا ہوگا۔ کارکنان اس کے وعدے اور رقم جلد سے جلد حضور کے پیش کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ اللہ تعالےٰ توفیق بخشے۔ والسلام

خاکسار: برکت علی خاں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج ۱۳

۳۰ مئی تک گیارھویں سال کا وعدہ پورا کرنے والے مجاہد

اگر آپ تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کا اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر کے ان میں داخل ہو چکے ہیں۔ تو آپ کا نام اس فہرست میں مل جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ورنہ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو براہ راست فوری لکھ کر دریافت کریں اگر آپ نے ابھی تک تحریک جدید اور ترجمۃ القرآن کی رقوم ادا نہیں کی ہیں۔ تو آپ حضور کی زبان مبارک سے سنیں۔ فرمایا :-

"اب زمانہ خاموشی کا نہیں۔ اب زمانہ ٹھہرنے کا نہیں۔ جو شخص کھڑا ہوگا۔ وہ مارا جائیگا اور تباہ و برباد کر دیا جائیگا۔ یہ زمانہ ایسا ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لوگوں کو پل صراط پر چلنا پڑیگا۔ ان کے دائیں بھی جہنم ہوگا۔ اور بائیں بھی جہنم ہوگا۔ اور ذرا ادھر ادھر ہوں گے۔ تو تباہ ہو جائیں گے۔ یہی ہماری حالت ہے۔ اگر ہم اپنے قدموں کو روک کر کھڑے ہونگے تو اگر دائیں طرف گریں گے۔ تو جہنم ہوگا۔ اور اگر بائیں طرف گریں گے۔ تو جہنم ہوگا۔ ہمارے لئے ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہی سیدھا راستہ ہے۔ کہ ہم آفات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سیدھے چلے جائیں۔ اور ہمارے سامنے ہر وقت ہماری منزل مقصود ہو۔ اگر ہم منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو وہاں ہمارا سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ وہاں کھڑا ہوگا۔"

پس اب خاموشی سے وقت نہ گذاریے۔ بلکہ ۳۰ جون سے قبل اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیں تاکہ آپ کا نام بھی حضور کے یکم جون کے خطبہ کی تعمیل کرنے والوں کی فہرست میں ۳۰ جون کو پیش ہو۔ اور دور دراز والوں کے لئے جہاں خطبہ ہی دیر سے ملتا ہے۔ وہ فوجی ہوں یا زمیندار یا شہری یا بیرون ہند کے۔ ان کے لئے ۳۱ جولائی ۴۵ء ہے۔ فہرست حسب ذیل ہے :-

سیدہ ام ناصر احمد صاحب سلمہا ربہا ۱۸۵/-
سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا ربہا ۱۵۰/-
صاحبزادی امۃ اللطیف صاحبہ " ۸/-
میاں محمد رمضان صاحب باڈی گارڈ حضرت قادیان ۳۰/-
مولوی محمد حسین صاحب مبلغ دعوۃ و تبلیغ قادیان [illegible]
پیر جلیل احمد صاحب " ۱۰/-
میاں محمد اسمعیل صاحب بیت المال " ۱۵/-
قریشی افضال احمد صاحب محصل " ۶/-
ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب معہ اہلیہ دارالانوار [illegible]

ڈاکٹر محمد احمد صاحب قادیان ۳۰/-
شیخ نور الحق صاحب ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ قادیان ۱۱/-
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد ہائی سکول ۶/-
استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نصرت گرلز سکول ۵۲/-
" حمیدہ صابرہ بیگم " " " ۱۱/-
امۃ الحفیظ بیگم جماعت نہم " " ۵/-
سعید احمد صاحب فاروقی معہ اہلیہ دفتر تحریک جدید ۱۵/-
ڈاکٹر سید خالد صاحب ریسرچ " ۱۶/-
چوہدری عبد اللطیف صاحب واقف زندگی ۳۵/-
مولوی نور الدین منیر صاحب معہ اہلیہ " ۳۲/-
قریشی محمد اسمعیل صاحب دیہاتی مبلغ " ۱۱/-
مولوی محمد علی صاحب اظہر معہ اہلیہ دارالرحمت ۳۱/-
میاں عبد الرحیم صاحب بوٹ ساز " ۶/-
اہلیہ خواجہ عبد الرحمن صاحب انبالوی " ۱۰/-
صوفی محمد صاحب پسر صوفی غلام محمد صاحب " ۶۰/-
میاں علی احمد صاحب نارو والیہ " ۵/۸
والدہ مرحومہ سید دار محمد خان صاحب " ۶/-
مولوی رشید احمد صاحب واقف زندگی ۱۰/۲
سید محمد احمد صاحب پسر ڈاکٹر حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ۱۵/-
ملک عبد الواحد صاحب دارالعلوم ۶/۸
شیخ احمد اللہ صاحب " ۹/۸
مستری دوست محمد صاحب الیکٹریشن دارالفضل ۴۰/-
سید فخر الاسلام اور سید تاند لیانوالہ ۴۰/-
چوہدری ظفر احمد پسر چوہدری عزیز اللہ صاحب باجوہ ۱۵/-
مریم طاہرہ صاحبہ بنت " " " ۱۵/-
بابو فضل دین صاحب اوورسیر " ۶۰/-
سید محمد حسین شاہ صاحب معہ اہلیہ " ۵۸/-
ڈاکٹر محمد جی صاحب سنگاپور " ۳۰/-
ملک رشید احمد صاحب پسر محمد شفیع پٹواری " ۲۵/-
بابا فضل محمد صاحب دکاندار " ۱۰/-
نسیم بیگم اہلیہ حوالدار عبد الرحمن صاحب دہلوی " ۱۱/-
مستری محمد صادق صاحب دارالبرکات غربی ۶/-
استانی زینب بیگم صاحبہ گورداسپور " ۴۳/-
حکیم نیاز محمد صاحب معالج چشم " ۱۱/-
محمد عیسیٰ جان صاحب دارالبرکات شرقی ۱۰۰/-
مستری دین محمد صاحب دارالفتوح ۱۵/-
رفیع دین صاحب سیالی " ۹/-
شیخ ذکاء اللہ صاحب " ۷/-
مستری عبد الحمید صاحب " ۱۱/-
قریشی محمد افضل صاحب بک سیلرز معہ اہلیہ " ۲۰/-
مستری محمد عبد اللہ صاحب " ۲۴/-

مستر رقیہ صادق صاحبہ مسجد مبارک ۵/۶
چوہدری محمد شفیع صاحب اوورسیر معہ اہلیہ پنشنر ۲۵۰/-
ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر ۵/۸
والدین شیخ اللہ بخش صاحب امرتسری ۱۰/-
منشی جان محمد صاحب پوسٹ مین قادیان ۸/-
خواجہ محمد الدین صاحب سبزی فروش دارالشکر ۵/۸
میاں کرم الدین صاحب دارالکبیر ۶/۸
خاندان مولوی محمد شہزادہ صاحب قادیان ۴۴/-
مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مسجد فضل ۹/-
خورشید بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب نیشنل انجمن ۱۰/-
چوہدری قائم الدین صاحب کاہلواں بھینی بانگر ۲۰/-
" فضل الدین صاحب " " ۱۱/-
خدیجہ بیگم اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم دارالرحمت ۲۰/-
طالع بی بی اہلیہ حسن الدین صاحب " ۵/-
نواب بیگم اہلیہ ڈاکٹر محمد علی صاحب مرحوم " ۲۰/-
اہلیہ چوہدری عبد الحمید صاحب " ۱۱/-
نفیسہ بیگم اہلیہ بابو عبد العزیز صاحب " ۸/۸
بی بی صاحبہ اہلیہ بابو فضل الٰہی صاحب " ۱۰/۴
اقبال بیگم اہلیہ اخوند محمد اکبر صاحب " ۱۰/۱۲
امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نصر اللہ خان فرخی ۱۱/۸
اہلیہ عمر الدین صاحب مرحوم دارالذکر ۵/۷
" بابو محمد امین صاحب مرحوم معہ بچگان ۱۵۰/-
شیخ عابد علی صاحب دارالفضل ۵/۸
" منشی عبد السمیع صاحب " ۵/۱۰
خدیجۃ الکبریٰ اہلیہ قاضی کرم بخش صاحب مرحوم دارالفضل ۶/۱۰
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد سعید پوسٹ ماسٹر ۱۰/۴
اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب دارالبرکات غربی ۲۰/-
" حکیم محمد الدین صاحب " " ۷/-
" خواجہ معین الدین صاحب دارالسعۃ ۵/۱۴
" میاں چراغ الدین صاحب نانبائی " ۵/۱۴
سراج بی بی بنت مستری چراغ الدین صاحب مرحوم ناصر آباد۔ قادیان ۶/-
آمنہ اہلیہ چوہدری کرامت اللہ صاحب دارالانوار ۲۴/-
والدہ سید عبد اللہ شاہ صاحب " ۱۴/-
" حافظ فیض اللہ صاحب مسجد مبارک ۱۰/۷
اہلیہ حکیم نظام جان صاحب " ۹/۵
سکینہ اختر اہلیہ کیپٹن عبد الحمید صاحب " ۶۰/-
والدہ خواجہ علی صاحب مرحوم " ۵/-
اہلیہ مستری قطب الدین صاحب مرحوم " ۶/-
" ملک حسن محمد صاحب " ۷/-
مہراں بی بی صاحبہ اہلیہ عبد اللہ حجام " ۸/-
مائی امام بی بی صاحبہ " ۵/-
چوہدری عبد الوحید صاحب سچانکوٹ حال سوگا ۹۵/-
صوفی محمد الدین صاحب " ۱۰/-
سید بیگم صاحبہ " ۱۲/-
خالد سعید احمد صاحب " ۶/-
مولوی اکبر علی صاحب پھیرو چیچی بیٹ ۶/-
چوہدری اللہ بخش صاحب ۹/-
" احمد الدین صاحب " ۶/-

چوہدری عبد المالک صاحب پھیرو چیچی بیٹ ۱/-
مولوی عبد العزیز صاحب مبلغ بیٹ ۱۴/-
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب تیجہ کلاں ۱/۴
حوالدار بشیر احمد خاں بگول ۱/۸
چوہدری دین محمد صاحب اٹھوال ۱/۸
" شکر الدین صاحب " ۱/۱۴
" اللہ دتا صاحب پنشنر سیالکوٹ ۲۳/-
نیاز بیگم بنت " " ۵/۱۲
شیخ محمد حسین صاحب پنشنر مرحوم " ۱۰/-
سید عبد السلام صاحب " ۲۲/-
سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ صدر لجنہ " ۳۲/-
" امۃ السلام صاحبہ " ۱۰/-
" قمر الاسلام صاحبہ " ۶/-
" تنویر الاسلام " ۶/-
" فرحت بیگم صاحبہ اہلیہ سید ممتاز علی صاحب " ۱۰/-
استانی نذیر بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۲۹/-
نواب بی بی اہلیہ فضل الٰہی صاحب " ۵/-
امۃ اللہ اہلیہ محمد اشرف صاحب " ۱۰/-
صاحب مل پور " ۱۹/-
" امام الدین صاحب دانہ زید کا ۷/-
مستری لعل الدین صاحب " ۵/۲
چوہدری فضل احمد صاحب معہ اہلیہ تلونڈی عنایت خاں ۲۶/۱۱
" نواب خاں بجا گووال ۵/۵
" اعظم علی صاحب ۱/۹
ماسٹر شکر اللہ صاحب مدرس ڈسکہ ۳۰/-
چوہدری سردار خاں صاحب " ۵/-
" اللہ رکھا صاحب " ۱۱/-
منشی نظام الدین صاحب وچھوکے ۱۲/۴
حاجی خدا بخش صاحب میانوالی خانہ نوالی ۱۴/۴
میاں گلاب خاں صاحب " " ۵/۲
چوہدری شکر الدین صاحب بن باجوہ ۱۰/-
" ناصر احمد صاحب گھٹیالیاں ۱۵/-
چوہدری محمد حسین صاحب چوہدری پور سیالکوٹ ۲۶/-
" محمد ابراہیم صاحب " " ۱۴/-
" چوہدری محمد امین صاحب " ۱۰/-

میاں محمد لطیف صاحب امرتسر ۱۲/-
ڈاکٹر محمد شریف صاحب امرتسر ۱۸۰/-
اہلیہ صاحبہ و بنت " ۳۰/-
محمد علی صاحب طاہر " ۷/۵
چوہدری عبد المجید صاحب ڈیرہ وال ۴۰/-
محمد فضل صاحب برانچ ورکس بیاس ۱۴/۸
اہلیہ صاحبہ قاضی اکبر محمود صاحب خواجہ امرتسر ۱۱/-
شیخ لطف الرحمن صاحب لاہور حال نخلہ ۱۱/-
محمد علی صاحب آف ماریشس لاہور ۱۹/-
اہلیہ صاحبہ شیخ فیض قادر صاحب محمد نگر لاہور ۱۱/-
ڈاکٹر احمد علی صاحب موچی گیٹ لاہور ۷/۶
میاں محمد عبد اللہ بوٹ مرچنٹ انار کلی لاہور ۴۰/-
" عبد الرشید صاحب راشد چابک سواراں معہ اہلیہ ۲۰/-

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۰۱ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری فضل الرحمن صاحب قوم زمیندار عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ حال محمود آباد اسٹیٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۔/۶۰۰ روپیہ بذمہ خاوند۔ زیور کانٹے طلائی قیمتی ۸۰/- روپے اور برتن ۲۰/- روپے کے ہیں۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جو جائیداد میری وفات پر ثابت ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ العبد سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد فضل الرحمن خاوند موصیہ محمود آباد اسٹیٹ سندھ۔ گواہ شد عبدالمومن خان

نمبر ۸۲۹۲ منکہ حمید اللہ ولد ملک عبدالرحمن صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن نوشہرہ ککے زئیاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۶۸/- روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حمید اللہ اندین سیلائی ڈیپو پشاور۔ گواہ شد۔ مرزا اللہ دتہ سکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ خان پارسل کلرک، نوشہرہ چھاؤنی ہوئی۔

نمبر ۸۴۳۱ منکہ محمد صدیق ولد شیخ چراغدین صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن چھٹے ڈاک خانہ سانگلہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد ایک ہزار روپیہ جو بصورت باغ کی تجارت پر خرچ کیا ہوا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری سالانہ آمدنی ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ آئندہ جو جائیداد پیدا کروں گا یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد شیخ محمد صدیق حال چک ۲۲ کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد حسن محمد ساکن دیہہ چک ۲۲۔ گواہ شد:- خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۹۷ منکہ سردار بیگم زوجہ چراغ دین صاحب عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴ ۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۴۰۰/- بذمہ خاوند زیورات کڑے طلائی وزنی ۵ تولہ بٹن طلائی ۲/۱ تولے۔ نتھ ایک تولہ کانٹے و کلپ ۲/۱ تولہ۔ ٹکا ایک تولہ کل وزن ۱۰ تولہ یعنی اس جائیداد مذکورہ بالا کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ سردار بیگم۔ گواہ شد مستری احمد دین خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد شریف گوردا سپوری

این۔ ڈبلیو۔ آر

مغلپورہ میں ٹمبل ریپیر شاپ میں کام کرنے کے لئے چار امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔ تین مسلمانوں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ مزید پانچ امیدواروں کے نام ایک سال تک ویٹنگ لسٹ پر رکھے جائیں گے۔ جن میں تین مسلمان ہوں گے۔ ایک سکھ ہندوستانی عیسائی پارسی میں سے ایک غیر مخصوص۔

کام کا عرصہ پانچ سال کا ہوگا۔ اس دوران میں پہلے سال ۶/۴ روپیہ یومیہ۔ دوسرے سال ۷/- روپے یومیہ تیسرے سال ۶/۹ روپیہ یومیہ چوتھے سال ۶/۱۱ روپیہ یومیہ اور پانچویں سال ۶/۱۳ روپیہ یومیہ کے حساب سے وظیفہ ملے گا۔

عمر:- امیدوار کی عمر ۵/۴ ۳۰ تک ۱۵۔ اور ۱۸ سال سے کم و بیشی نہ ہو۔

قابلیت:- تعلیمی قابلیت کم از کم پرائمری ہو۔ جو امیدواروں کو انٹرویو کیلئے مدعو کیا جائیگا۔ انہیں اپنے اخراجات برداشت کرنے پڑیں گے منتخب امیدواروں کو تقرر سے قبل میڈیکل ٹسٹ بھی دینا ہوگا۔ درخواستیں معہ سرٹیفکیٹ اور تاریخ پیدائش ۵/۴ ۳۰ تک دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو۔ آر مغلپورہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔ [illegible] جنرل منیجر

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی کتب سے یہ ثابت ہے کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا (ابوداؤد) گزشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور ہوتا رہا۔ اسی طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپ کی جماعت کے خیالات ان تبلیغی کارناموں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپ کے [illegible] دعووں کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو وہ اپنی طرف سے جھوٹ دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ اے لوگو! خدا کا خوف کرو اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہوگے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون صادق ربانی مجدد ہے تو اسے ہمارے سامنے پیش کرو تو ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر نامی دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر بجالانا فرض ہے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۲۶ جون۔ کل ویول کانفرنس کے شروع ہونے سے پہلے تمام ڈیلیگیٹ وائسرائیگل لاج کی لان کی پچھلی طرف جمع ہوئے۔ گیارہ بجنے میں بارہ منٹ باقی تھے۔ کہ ہز ایکسیلنسی لیڈی ویول کے ہمراہ تشریف لائے۔ اور تمام ڈیلیگیٹوں سے فرداً فرداً مصافحہ کیا۔ تمام ڈیلیگیٹ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ جس کے ایک سرے پر نوابزادہ لیاقت علی خاں اور دوسرے پر مولانا ابوالکلام آزاد تھے۔ لیڈروں سے مصافحہ کرنے کے بعد ہز ایکسیلنسی اخباری نمائندوں کے پاس جا کر ان سے مخاطب ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ ہم اپنا فرض خوش اسلوبی سے ادا کرینگے اور مجھے یقین ہے۔ کہ آپ اس کانفرنس جس کا ہندوستان کے مستقبل کے ساتھ ضروری تعلق ہے۔ کے متعلق کامل ذمہ واری سے کام کرینگے۔ اور کانفرنس کی پبلسٹی میں پوری احتیاط سے کام لیں گے۔

وائسرائے نے جن لیڈروں کو اس کانفرنس میں مدعو کیا تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے وائسرائیگل لاج میں زیر صدارت لارڈ ویول برطانوی تجاویز پر غور کرنے کے جمع ہوئے۔ سیسل ہوٹل اور وائسرائیگل لاج کے نزدیک ایک بہت بڑا ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ تقریباً ایک درجن نہاکجا ئیوں نے جو کالی جھنڈیاں لئے ہوئے تھے مخالفانہ مظاہرہ کیا۔ یہ مہاسبھائی اونچی آواز سے چلا رہے تھے۔ یہ کانفرنس ہندوستان کو پاکستان میں تبدیل کر دیگی۔ ویول سکیم کا بائیکاٹ کرو۔ گاندھی جی کے سوا تمام ڈیلیگیٹوں نے کانفرنس میں شرکت کی۔ گاندھی جی کی عدم شرکت کی یہ وجہ ہے کہ آپ یہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ آپ کانگرس کی نمائندگی کے اہل نہیں ہیں۔ اور صرف مولانا آزاد ہی کانگرس کی نمائندگی کے مجاز ہیں۔ آپ کانفرنس کے دنوں میں کانگرس کے مشیر کے طور پر کام کرینگے۔ اور اگر لارڈ ویول آپ کی خدمات سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ تو وہ اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ ساڑھے گیارہ بجے لیڈروں کو کانفرنس چیمبر میں لیجایا گیا۔ جہاں کانفرنس کی کارروائی شروع ہوئی۔ کانفرنس ساڑھے بارہ بجے لنچ کے لئے ملتوی ہوئی۔ اور اڑھائی بجے دوپہر پھر شروع ہو گئی۔ پہلے اجلاس میں لارڈ ویول نے کانفرنس میں ایک گھنٹہ تقریر کی۔ اور سیاسی سمجھوتہ کے متعلق اپنی تجاویز کی مفصل تشریح کی۔ کانفرنس کا اجلاس ۵ بجے شام ملتوی ہوا۔ وائسرائے ہند نے شملہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سے پیشتر کہ ہم اس کانفرنس کے جس کے نتائج کا ہندوستان کے مستقبل پر گہرا اثر پڑنے والا ہے۔ ایجنڈا پر غور کریں۔ میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے کچھ نہ کچھ کہنا چاہیئے۔ سب سے پہلے میں آپ سب کا استقبال کرتا ہوں۔ اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ اپنے کیریکٹر اور قابلیت کی وجہ سے اپنے صوبوں اور پارٹیوں کے لیڈر کے عہدہ پر پہنچے۔ میں نے ہندوستان کی تاریخ کے اس نازک ترین مرحلہ میں آپ لوگوں کو ملک کے طول و عرض سے یہاں پہنچنے کی اس لئے تکلیف دی ہے۔ کہ آپ لوگ ہندوستان کو خوشحالی۔ پولیٹیکل آزادی اور سیاسی عظمت کی طرف بڑھانے کے کام میں میری مدد کریں۔ میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ ہندوستان کی مجموعی بہبودی کے مقصد کو سامنے رکھ کر فراخدلانہ تعاون کی سپرٹ میں میری مدد کریں۔ اگر یہ کانفرنس کامیاب ہو جائے۔ تو میرا یقین ہے۔ کہ یہ نہ صرف مستقل تصفیہ کو جانے کا رستہ صاف کر دیگی۔ بلکہ تصفیہ کو نزدیک تر لے آئیگی۔ میں آپ سے اپیل کروں گا۔ کہ جب تک موجودہ آئین میں متفقہ تبدیلی نہیں ہو جاتی۔ اس وقت تک آپ میری لیڈرشپ کو منظور کریں۔ میں نہ صرف ہندوستان کے نظم و نسق بلکہ امن و امان کے لئے ملک معظم کی حکومت کو جواب دہ ہوں۔ میں آپ سے یہ بھی اپیل کرتا ہوں۔ کہ آپ اس بارے میں یقین کریں۔ اور مجھے ہندوستان کا صادق دوست و بہی خواہ سمجھیں۔ آپ یقین جانیں۔ کہ میں اس کانفرنس میں آپ کی رہنمائی کرتے وقت ہندوستان کے بہترین مفاد کا خیال رکھوں گا۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ شملہ کانفرنس ہم سب کے لئے جو یہاں موجود ہیں۔ تدبر دانشمندی اور خلوص کا امتحان ہے۔ ہمیں اس کانفرنس میں ہندوستان کی مجموعی بہبودی اور چالیس کروڑ انسانوں کے مستقبل کا خیال رکھنا ہے۔ ہمیں اس بات کو سامنے رکھ کر اس کانفرنس کی کارروائی میں حصہ لینا ہے۔ کہ ملک معظم کی حکومت نے ہندوستان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کو ہم مل کر کس طرح عملی شکل دے سکتے ہیں۔

شملہ ۲۶ جون۔ کانفرنس کے سارے نمائندگان کو وائسرائے نے کل رات لنچ پر بلایا۔ اس موقعہ پر سرکردہ جرنلسٹ بھی موجود تھے۔

شملہ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کل لیڈرز کانفرنس میں سب سے پہلی تقریر مولانا آزاد صدر کانگرس نے ہندوستانی میں کی۔ آپ کی تقریر کی انگریزی نقل وائسرائے کو دی گئی۔ مولانا نے ویول سکیم کے متعلق کانگرس کی پوزیشن واضح کی۔

شملہ ۲۶ جون۔ ہندو مہاسبھا کی اپیل پر کل شملہ کی ہندو دوکانوں کی اکثریت نے ویول تجاویز کے خلاف بطور پروٹسٹ ہڑتال رکھی۔

شملہ ۲۶ جون۔ وائسرائے کی ہدایات پر ہر لیڈر کے لئے جہاں اسے ٹھہرایا گیا ہے۔ سپیشل ٹیلیفون لگا دیا گیا ہے۔ تاکہ ایک دوسرے سے بات کرنے میں انہیں تکلیف نہ ہو۔ اخباری نمائندوں کے لئے بھی ان کی قیامگاہ پر ایک ٹیلیفون لگایا گیا ہے۔

گوام ۲۶ جون۔ ابھی تک دشمن کے جان پر کھیل جانے والے ہوا باز اوکی ناوا اور اس کے ارد گرد کے سمندروں میں امریکن اڈوں اور جہازوں پر شدید ترین حملے کر رہے ہیں۔ چنانچہ جمعہ کے دن ۵۹ جاپانی طیارے گرائے گئے۔ ۲ امریکن جہاز غرق ہوئے۔ ۳ کو نقصان پہنچا۔ جاپانی طیارے ۲۰ امریکن جہازوں پر گرے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ لارڈ ویول چاہتے ہیں۔ کہ ہندوستان کو ان کی مدت ملازمت کے اندر اندر دوسری نوآبادیات کے برابر درجہ مل جائے۔ ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں وائسرائے کا عہدہ نہ رہے۔ ان کا یہ بھی خیال ہے۔ کہ وزارت ہند بند ہو جائے۔ اور ہندوستان کا کام وزارت نوآبادیات کو سونپ دیا جائے۔

شملہ ۲۶ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملک خضر حیات وزیر اعظم پنجاب نے یونینسٹ پارٹی کی طرف سے وائسرائے کو میمورنڈم پیش کیا ہے۔ جس میں اس کانفرنس کے متعلق یونینسٹوں کے طرز عمل کی وضاحت کی گئی ہے۔

شملہ ۲۶ جون۔ لیڈروں کی کانفرنس میں شامل ہونے والے ایک سرکردہ نمائندہ نے بتایا۔ کہ ہم نے لارڈ ویول کے سامنے یہ حلف لیا ہے۔ کہ ہم کانفرنس کی کارروائی کا انکشاف نہ کرینگے۔

پیرس ۲۶ جون۔ یغیط نے اطلاع دی ہے کہ امریکہ کے دو ملین سے زیادہ آزاد کرائے ہوئے جنگی اور زخمی آدمی جرمن اور آسٹریا کے ان حصوں سے باہر نکالے جا رہے ہیں۔ جن پر مغربی اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ تقریباً ۲۹ لاکھ ہنوز واپسی کا انتظار کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ جون۔ اسٹیٹ اور جسٹس محکموں کا ایک مشترکہ اعلان مظہر ہے۔ کہ آئندہ جو غیر ملکی امریکہ میں داخل ہونا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ واشنگٹن میں دستاویزات نہ بھیجیں۔ بلکہ براہ راست امریکہ کے ڈپلومیٹک اور کونسلر افسروں کو درخواستیں دیں۔ جو بیرونجات میں مقرر ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ جون۔ پریذیڈنٹ ٹرومین نے سینیٹر کیپ ہارٹ کے اس بیان کی تائید کی ہے۔ کہ جاپان نے صلح کی درخواست کی ہے۔

اوسلو ۲۶ جون۔ ناروے کی عورتوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کابینہ میں کم از کم ایک عورت وزیر لی جانی چاہیئے۔

لنڈن ۲۶ جون۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر ۷۴ لاکھ جرمن ہلاک ہوئے۔ ۷۶۱۷۴۹۷ جرمنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔

گوام ۲۶ جون۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ فلپائن میں ۸۵ ہزار جاپانی مجروح ہوئے۔ مگر جاپانیوں نے انہیں اس خیال سے ہلاک کر دیا۔ کہ وہ امریکن سپاہیوں کے ہاتھ نہ آ جائیں۔ بہت سے مجروحین نے خودکشی کر لی۔

شملہ ۲۶ جون۔ آج دن کے گیارہ بجے لیڈروں کی کانفرنس شروع ہوئی۔ نمائندگان بیضوی شکل کی میز پر بیٹھے۔ جس کے درمیان میں لارڈ ویول کی کرسی تھی۔ ان کے دائیں طرف مسٹر جناح اور بائیں طرف مولانا ابوالکلام آزاد بیٹھے تھے۔ مسٹر جناح کے دائیں طرف نوابزادہ لیاقت علی اور مولانا ابوالکلام کے ساتھ بھولا بھائی ڈیسائی بیٹھے تھے۔ آج اخباری نمائندوں کو بھی کانفرنس کے کمرے میں لیجایا گیا۔ اور اس کمرے میں بھی یہاں لارڈ اور لیڈی ویول کی طرف سے نمائندوں کو لنچ دیا گیا تھا۔

واشنگٹن ۲۶ جون۔ لوزان میں امریکن فوجیں ٹوبے گراڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ ایک امریکن فوج کے متعلق بتایا گیا ہے۔ کہ صرف ۵ میل دور رہ گئی ہے۔ اور دوسری ۳۵ میل ان دونوں فوجوں کے درمیان بیس ہزار جاپانی پھنس گئے ہیں۔ **واشنگٹن ۲۶ جون۔** ٹوکیو ریڈیو کی خبر ہے۔ کہ اتحادی فوجیں بورنیو کی بندرگاہ بالک پاپن میں بھی اتر گئی ہیں۔ **لنڈن ۲۶ جون۔** برطانوی پارلیمنٹ کے انتخاب میں 1672 امید